ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

نعت احمد ﷺ

الحمد للہ کہ کتاب لاجواب الموسوم بہ نعت احمد جس میں گلہائے
نعت کے شگفتہ پھولوں کا باغ عاشقانہ رسول اللہ کا
دلکش کلام نہایت خوبی سے درج کیا گیا ہے
حسب فرمائش برادر مکرم جناب شیخ ریاض الدین
صاحب تاجر کتب
باہتمام حافظ فیاض الدین
مینیجر

در مطبع العلوی واقع آگرہ طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ثنا

ہم کہیں مالک ایک ہے اللہ
وحدہٗ لا الہ الا اللہ

تو ہمیشہ سے آپ اکیلا تھا
تو نے ہر چیز کو کیا پیدا

خاص بندے ترے محمدؐ ہیں
دل سے اس بات کا گواہ ہوں میں

جو جو پیغام تو نے اِنکو دیئے
سب وہ پیغام اُنھوں نے ہم سے کہے

حکم تیرا قبول ہم نے کیا
دل سے سچا سبھو نکو جان لیا

جو محمدؐ کے پاس آتے تھے
تیرا پیغام اُنھیں سُناتے تھے

اُنکے سب حکم ہمنے مان لیئے
دل سے اور جان سے قبول کئے

قول اور فعل سب محمدؐ کے
دل سے اور جانسے ہمنے مان لئے

ہیں محمدؐ ہمارے پیغمبرؐ
یا الٰہی درود بھیج اُن پر

غزل مسکین

نعت احمدؐ میں لکھوں کیا میرا رتبہ کیا ہے
وصف خالق ہی جو فرمائے تو بندہ کیا ہے

بندۂ حق ہوں غلام شہ لولاک ہوں میں
پوچھو تو مجھکو نکیرین نے سمجھا کیا ہے

جھانک کر جا ہیو نکو پوچھونگا ہنگام سلام
اے دل دیدہ کہو اور تمنا کیا ہے

لب جنت جاتی ہیں کتنا ہی محمدؐ چھو کوئی
اور اس نام سے بڑھکر بھی میٹھا کیا ہے

جسنے اک بار مدینے کی زیارت کر لی
پھر اسے روضۂ رضواں کی تمنا کیا ہے

طور پر حضرتِ موسیٰ جو گرے غش کھا کر
میں تو اس جذبۂ الفت کا اثر جب جانوں
جلوۂ نورِ نبیؐ سے میری سیری ہو جائے
ہم کو واعظ نہ سنا ذکر بہشت و دوزخ
یہی کہتا ہے دلِ خستہ مسکیں ہر دم

جلوۂ یار پکارا ابھی دیکھا کیا ہے
خود نبیؐ مجھسے کہیں تیری تمنا کیا ہے
ملک الموت سے کہدو کہ تقاضا کیا ہے
ہم غلامانِ نبیؐ ہیں ہمیں پروا کیا ہے
اُٹھ چل اب سوئے عرب ہند میں بیٹھا کیا ہے

غزل ابد

زباں سے نعت لکھتے ہیں جو نعتِ مصطفےٰ نکلے
صریرِ کلک سے صلّ علیٰ صلّ علیٰ نکلے

تڑپ کر اے دلِ بیتاب تم آگاہ کر دینا
ادہر سے جب مدینہ جانیوالا قافلہ نکلے

وہی ہے اہلِ دل اور ہے وہی اللہ کا بندہ
کہ جسکے ہر نفس سے یا محمدؐ کی صدا نکلے

یہ حسرت ہے کہ میں جی بھر کے دیکھوں جلوۂ احمدؐ
الٰہی وہ بھی دن ہوگا جو دل کا حوصلہ نکلے

مرے اشعار میں ہے صاحب معراج کی مدحت
فرشتوں کی زباں سے کیوں نہ ہر دم مرحبا نکلے

ہمیں دنیا سے کیا مطلب عدم کے رہنے والے ہیں
اِدہر بھی ہم تلاشِ جلوۂ احمدؐ میں آ نکلے

کروں اُسکے قدم کی خاک کو کحل البصر اپنا
کوئی زائر مدینے کا جو اس جانب کو آ نکلے
مجھے وہ عشق دے یا رب کہ مرنے پر قیامت تک
لحد سے یا محمدؐ یا محمدؐ کی صدا نکلے
ابد کے دل کو دھڑکا ہے سوالِ قبر کا حضرت
نہیں معلوم کیا کہتے کو ہوں اور منہ سی کیا نکلے

غزل حافظ

آج بزم مصطفےٰ ہی سب کو آنا چاہیے	عاشقان مصطفےٰ تشریف لانا چاہیے
آج ہے ذکر پیمبر آج ہے نعت رسُول	دوستو سنکر ذرا ایمان لانا چاہیے
سید الثقلین پر پڑھکر درود اے مومنو	مرتد شیطاں کو زنجیریں پہنانا چاہیے
شافع روز جزا کی شان ہی خُلق عظیم	جاہلونکو یہ نصیحت سب سنانا چاہیے
منکر دیں خوابیں ہیں جو کہ شیطاں کے مُرید	ٹہوکر اسلام سے اُسکو جگانا چاہیے
چاہتی ہو گرچہ جنت تو پڑھو اُنپر درود	محفل میلاد میں چُپ بیٹھنا نا چاہیے
شائیں حضرت کی حافظ اک قصیدہ اور بھی	پڑھکے حضاران مجلس کو سنانا چاہیے

غزل رضا

نام تیرا یا نبی میرا اقرار جان ہے	تو طبیب دردِ دل ہر درد کا درمان ہے
اس مبارک نام پہ ہی ہاں نبارک کا نزول	جب لیا یہ نام ہر مشکل ہر اک آسان ہی

ہوں مشرف میں بھی حضرت کے جمال پاک سے
یا رسول اللہ یہ جی کو مرے ارمان ہے

اُس جناب پاک کا کیا وصف کوئی کر سکے
جسکا مداح ہو ثنا خواں حضرت رحمان ہے

واسطے اُسکے خدا ئی کی خدائی آشکار
ہاں اُسی کی شان میں نازل ہوا قرآن ہے

کیا زمین و آسماں کیا عرش کیا لوح و قلم
غور سے دیکھو تو اُسکے نور کی سب شان ہے

کیا مراتب ہیں دیے حق نے رسول اللہ کو
حق میں حسن محبوب کو کہتا ہے خود سبحان ہے

ق

ای محمدؐ ای نبیؐ ای نور میرے نور کے
ملک ہے جتنا میرا تجھپر سے سب قربان ہے

فرش سے تا عرش ہیں سب چاہتے تیری رضا
ای نبیؐ تیری رضامندی کا مجھکو دھیان ہے

غزل حسرت

جو ہیں مولود نبیؐ گھر میں پڑھانیوالے
وہ ہیں جنت میں مکاں اپنا بنانیوالے

گھر کو آراستہ کرتے ہیں پڑھا کر مولود
باغ فردوس ہیں آراستہ جانیوالے

معتقد آتے ہیں مولود نبیؐ سننے کو
اہل جنت ہیں اُنھیں پڑھ کے سنانیوالے

یا نبیؐ ہم ہیں گنہگار کرو ہم پہ کرم
آپ ہیں اُمت عاصی کے بچانیوالے

ہے سوا آپکے کون ہم کو شفاعت کر کے
حشر میں آتش دوزخ سے بچانیوالے

کبھی وہ دن ہوئیگا حسرت کہ کہیگا خالق
جاویں جنت میں ہم پڑھنے پڑھانیوالے

غزل

اُس در کی حضوری مجھے ای شاہ نہیں ہے
اس غم کے سوا غم کوئی جانکاہ نہیں ہے

ہے دل میں تمنا کہ حضوری ہو میسر
کچھ خواہش جنت مجھے ای شاہ نہیں ہے

ہر چند تمنا ہے کہ دیکھوں میں مدینہ
پر یاں سے نکلنے کی کوئی راہ نہیں ہے
اس حسن کا اس شکل کا از فرش سے تا عرش
محبوب تو ایسا کوئی واللہ نہیں ہے
کیوں نار جہنم کا بھلا خوف ہو مجھ کو
کیا سایۂ رحمت میری ہمراہ نہیں ہے
ہوں گرچہ گنہگار پہ حضرت کی بدولت
کیا بخشنے والا میرا اللہ نہیں ہے
کیونکر نہو بخشش پہ مجھے اپنی بھروسا
کیا شافعِ امت وہ میرا شاہ نہیں ہے

غزل

کوئی جا کر رسول پاک سے میری خبر کر دے
غمِ فرقت نہیں اٹھتا ہے پتھر کا جگر کر دے
ہماری یہ شب فرقت الٰہی ہوگی کب آخر
بہت بیچین ہے دل یا خدا جلدی سحر کر دے
شہنشاہِ مدینہ بس ابھی مجھکو طلب کر لیں
ہماری آہ میں خالق اگر پیدا اثر کر دے
میں راضی ہوں خدا جنت میں بھیجے یا کہ دوزخ میں
اسی کی مہربانی ہے جدھر چاہے ادھر کر دے
میں جھاڑوں اپنی پلکوں سے خدایا خاک گلیونکی
مدینے میں الٰہی تو کہیں میرا گذر کر دے

غزل تسخیر

کب آئیگا وہ دن کہ مدینہ کو جائینگے
جا کر مزار پاک پہ آنکھیں بچھائینگے

اے صاجو نصیب تمہیں گلشن جہاں
ہم بھی نبی کے پاؤں پہ بستر جمائینگے

رخسار مصطفےٰ کا تصور کریں گے ہم
یہ دو چراغ خانۂ دل میں جلائینگے

روز حساب پوچھینگے ہم سے ملک حساب
ہم یہ غزل فرشتوں کو پڑھ کر سنائینگے

تسخیر جبکہ جلسہ جنت میں جائینگے
حور و ملک بھی نعت کے سننے کو آئینگے

غزل عید

عرب میں جا کے جو کوئی دیکھے کہ نور احمد چمک رہا ہے
خصوص مکہ و طیبہ میں ہی وہ نور رحمت برس رہا ہے لہک
ہر ایک جا میں ہے قدرت حق نہ اور جا میں ہے ایسی رونق
جبل جبل میں زیارتیں ہیں کہ جس نے دیکھا دہک رہا ہے
عجیب روضہ ہے شاہدیں کا جواہر اسمیں ہیں بیش قیمت
وہ مثل خوشے کے اس جگہ پر عجیب ادا سے لٹک رہا ہے
جو دیکھو قندیلیں اسجگہ کی بنی ہیں سونے کی ساری کیا خوب
ہے اسکی جھالر جو موتیوں کی وہ چھوڑ کا لپک رہا ہے
وہ چاندی سونے کے جھاڑ کیسے مزار زہرا پہ ہیں لٹکتے
مزار لخت جگر نبی کا نبی کے روضہ سے لگ رہا ہے
الٰہی پہنچا دے عبد کو واں کہ جس جگہ ہیں رسول اکرم
اسے بہت دھیان ہیگا اسکا بغیر دیکھے پھڑک رہا ہے

غزل

فلک پر جسگھڑی حضرت محمد مصطفےٰ آئے
ملک تعظیم کو کہتے ہوئے صل علیٰ آئے

بچھایا جا بجا فرش منور حور و غلماں نے
زمیں سے عرش پر جب زینت ارض و سما آئے

کیا آراستہ باغ جناں کو حور و غلماں نے
مکاں جب دیکھنے اُمت کی محبوب خدا آئے

گُہر انجم کے واری چرخ نے خوش ہو کے حضرت پر
ہمارے پیشوا جسوقت محبوب خدا آئے

کہا روح الامیں نے دیکھکر کس شان و شوکت سے
گنہ اُمت کی بخشانے کو محبوب خدا آئے

غزل

نعمت حق کے خزانہ پہ غریب آ پہنچے
یعنی ہم آج مدینہ کے قریب آ پہنچے

راہ پُر خطرہ تھی ساماں بھی نہ تھا لیکن ہم
جذبہ لطف سے با حال عجیب آ پہنچے

تھے وہ بدبخت جو حج کر کے وطن کو بھاگے
روضۂ پاک تلک نیک نصیب آ پہنچے

آئے ہیں اہل مدینہ جو میرے لینے کو
واہ بیمار کے پاس آپ طبیب آ پہنچے

صبر ممکن نہیں اب جذبۂ دل ہے رہبر
غیب سے شوق زیارت کے حبیب آ پہنچے

یہ دعا ہوگی مُجاب اب تو ہماری بیشک
جبکہ ہم دور سے نزدیک مجیب آ پہنچے

غزل

گلشن کی قسم تجھے باد سحر یثرب نگری کی ہے راہ کدھر
ہے دیس مدینہ میں تیرا گذر میرے پیا کی خبر لا دے مجھے

لگے گئے آپ کے نعرے تا الفلک تر سے ہجر میں صبح سے شام تلک
لگتی نہیں موری پلک سے پلک ذرا اپنی جھلک دکھلا دے مجھے
یہی فکر ہے مجھکو اب ہر شب تیرے نگری میں جا ٹھیکے کب
وہ دن دکھلا مجھکو یارب ذرا ملک عرب پہنچا دے مجھے

غزل مذاق

نبی جی کے میلاد کی کیا خوشی ہے
خوشی کیلئے ساری عالم کا جی ہے
کھلا ہے گل باغ ختم رسالت
گل و غنچہ کو کیا ہنسی اور خوشی ہے
ہوئیں دوزخیں سرد اُن کے قدم سے
اُسی سے ہر اک دوزخی جنتی ہے
ولادت کے دن سے قیامت تک اُنکی
صدا رات و دن اُمتی اُمتی ہے
گناہوں کا ہم سب کے بخشانیوالا
وہی ہے وہی ہے وہی ہے وہی ہے
محمد ہے نام اُن کا وہ ہیں قریشی
لقب ابطحی یثربی ہاشمی ہے
ہیں ملنے کی اُنسے بڑی آرزوئیں
بہت خواہشیں عمر تھوڑی رہی ہے
ہے ساری خدائی کا مختار احمدؐ
نہ کچھ کارخانہ میں اُسکے کمی ہے
مذاق اب بر آئینگی دل کی مرادیں
کہ احمدؐ جواد و کریم و سخی ہے

قصیدہ

چمن میں خبر گرم اک گل کی ہے
خبر آمد سیدِ کل کی ہے
یہ شہرہ ہے اور گرم ہی یہ خبر
کہ تشریف لائے ہیں خیر البشر

زمیں پر یہ شہرہ ہوا دور دور — کہ اب رونق افروز ہونگے حضور

لگا کرنے چھڑکاؤ ابر بہار — کہ دب جائے عالم کا گرد و غبار

لگی دینے جاروب باد صبا — بساطِ چمن کو مصفا کیا

زمیں پر جو سبزہ اُگا جا بجا — بچھا فرش گل مخملِ سبز کا

تھے سبزہِ میں شبنم کے قطرے پڑے — زمرد میں ہوں جیسے موتی جڑے

وہ خوش رنگ پھولوں کا تختہ کھلا — دیا تخت گویا مرصع بچھا

ہلاتی تھی جب شاخ گل کو ہوا — نکلتی تھی اک مور چھل کی ادا

کریں اہل دربار جیسے قیام — کھڑے تھے درخت اپنے اپنے مقام

برسنے لگی ٹھنڈی ٹھنڈی پھوار — لگا دل کو لہرانے باد بہار

ہرا را لگا ابر کا جھومنے — درختوں میں شاخیں لگیں پھوٹنے

ہوئیں سبز گلشن کی سب کیاریاں — لگیں ہونے بوٹوں پہ گلکاریاں

ہوا زیب برج حمل آفتاب — وہ دن آئے کھلتا ہے جنہیں گلاب

وہ رونق ہوئی ہر طرف جلوہ گر — بہشت آئی گویا زمیں پر اُتر

کھڑے تھے جو سوسن بسوز جگر — یہ بولے زباں حال کی کھول کر

کہ یا شاہ کونین جلد آئیے — جمال اپنا عالم کو دکھلائیے

ستاروں نے دیں کھول آنکھیں تمام — کہ دیکھیں گے ہم روئے خیر الانام

غزل ناصر

سنو جی ناصر سنو جی ناصر چلو مدینے چلو مدینے

اٹھو جی ناصر اُٹھو جی ناصر چلو مدینے چلو مدینے

تعلقات جہاں کو بس کر کمر کو باندھو تم اپنی کس کر
رہو گے کب تک ترس ترس کر چلو مدینے چلو مدینے

کہاں کا میرا کہاں کا تیرا اُٹھا یہاں سے اب اپنا ڈیرا
ریاض جنت میں لو بسیرا چلو مدینے چلو مدینے

اگر شفاعت کا ہے بھروسا تمہیں قیامت میں مصطفیٰ کا
طواف مرقد کا اُٹھکے کر آ چلو مدینے چلو مدینے

کہاں سکندر کہاں ہے دارا اجل نے اکبار سکو مارا
اُٹھاؤ دل یاں سے اب خدارا چلو مدینے چلو مدینے

مدینہ ناصر عجب ہے بستی خدا کی رحمت ہی واں برستی
مری طبیعت ہے بس ترستی چلو مدینے چلو مدینے

یہ درد دل کا کہو گے کب تک یہ صدمہ غم کا سہو گے کب تک
تڑپ تڑپ کر رہو گے کب تک چلو مدینے چلو مدینے

نہیں ہے منظور یاں کا جینا دکھا دے یارب مجھے مدینہ
شروع ہے شعباں کا مہینہ چلو مدینے چلو مدینے

ہے میرا مدت سے جی ترستا کوئی دکھا دو عرب کا رستہ
اُٹھاؤ ناصر تم اپنا بستر چلو مدینے چلو مدینے

غزل

رموز آگاہ یزدانی محی الدین جیلانیؒ
مدار فیض حقانی محی الدین جیلانیؒ

دماغ افروز انسانی عیار نقد حقانی
کراماتو نہیں لاثانی محیؒ الدین جیلانی

یقیں محبوب سبحانی مقرر قطب ربانی
بلاشک غوث صمدانی محی الدین جیلانی

امام الاولیا امجد امیر کشور رہبر ہیں
ہیں شیخ امت احمد محی الدین جیلانی

گل گلزار وحدت ہیں بہار باغ صفوت ہیں
ہماری حق میں رحمت ہیں محی الدین جیلانی

مریدی لاتخف سنکر ہوئی ہم شادماں یکسر
بس ایسے پیر ہیں سر پہ محی الدین جیلانی

حبیب اللہ عالیشان عظیم القدر والبرہان
عمیم الفضل والاحسان محی الدین جیلانی

غزل مسکیں

مدینہ ہمارا وطن ہو الٰہی
مری روح واں اور تن ہو الٰہی

ہمیشہ زیارت ہو مجھکو حرم کی
یہ پیش نظر وہ چمن ہو الٰہی

مدینہ میں لاشہ پڑا ہو ہمارا
میسر نہ گور و کفن ہو الٰہی

گلستاں سے کیا کام مجھ بینوا کو
بیاباں ہوں اور طیبہ کا بن ہو الٰہی

اٹھے جب وہ منّا ابر انکے کرم کا
شفاعت کی پڑتی بھرن ہو الٰہی

وہ نورانی قبہ وہ رحمت کا جلوہ
نظر میں وہ پیاری پھبن ہو الٰہی

گنا جائے مسکیں بھی مداح انکا
یہ مقبول میرا سخن ہو الٰہی

غزل نثار

تری ذات عالم میں آئی نہ ہوتی
تو ظاہر خدا کی خدائی نہ ہوتی

محمد کی گر ذات آئی نہ ہوتی
تو کلمہ سے دل کی صفائی نہوتی

محمد کی الفت جو پائی نہ ہوتی
تو دنیا میں کچھ روشنائی نہ ہوتی

محمد کی گر آشنائی نہ ہوتی
تو آسودہ ساری خدائی نہ ہوتی

جو حاجت روا ایسا پیدا نہ ہوتا
دو عالم کی حاجت روائی نہ ہوتی

نبیؐ اپنی اُمت پہ عاشق نہ ہوتے
تو اُمت کی مشکلکشائی نہ ہوتی

نثارِ آلِ احمدؐ پہ قرباں نہ ہوتا
تو پھر تیری ہرگز رہائی نہ ہوتی

غزل

رنگ لائی ہے جہاں میں مصطفائی آپ کی
بھر گئی ساری خدائی میں دہائی آپ کی

کرتی ہے کیا کیا لہو پائی جدائی آپ کی
دل بھر آیا رو دیئے جب یاد آئی آپ کی

آگے آگے آپ پیچھے ہم گنہگاروں کی صف
لے چلی جنت میں ہم کو پیشوائی آپ کی

تھی مری قسمت کہاں پاتا محمدؐ سا نبیؐ
اے خدا قربان یہ ہے کبریائی آپ کی

اے شہ عالم مدینے میں ہمیں بلوائیے
سلطنت سے ہے فزوں ہم کو گدائی آپ کی

غزل

عالم میں یہ ندا ہوئی رب غفور کی
تعظیم کرو آج محمدؐ کے نور کی

سنکر ندا یہ عرش لگا جھومنے عیاں
کرسی ہلی خوب خوشی میں حضور کی

رضواں کو ہوا حکم کہ دروازے کھول دو
جنت کی اور کھڑکیاں نزدیک و دور کی

ساماں ہو خوشی کا تمامی جہان میں
تیاری ہو بہشت میں حور و قصور کی

لاکر نشان خاص پکارے یہ جبرئیل
دنیا میں کیا خوشی ہی نبی کے ظہور کی
تم کو زمین والو مبارک یہ ہو جیو
آتی ہے سواری کوئی دم میں حضور کی
کیا خوش نصیب لوگ کہ امت میں آپکی
پائینگے صدق دل سے اطاعت امور کی

غزل حافظ

میرا دل ہے یارب فدائے مدینہ
مری لاش ہو اور جائے مدینہ
مسافر ہوں اس دار فانی میں جبتک
ملے مجھکو یارب سرائے مدینہ
مجھے لے اڑے بوئے گل کیطرح سے
صبائے مدینہ ہوائے مدینہ
میرا غنچۂ دل کھلے گل کی صورت
میسر ہو یارب سرائے مدینہ
چلوں سر کے بل میں زمین حرم میں
میرا سر ہو اور کوچہ ہائے مدینہ
لگاؤں میں آنکھوں میں سرمے کے بدلے
الٰہی وہ خاک شفائے مدینہ
الٰہی دکھا دے تو اپنے کرم سے
ترستا ہے حافظ برائے مدینہ

غزل طپش

باز ست دو چشم بہ تماشائے مدینہ
دارم چو بدل الفت مولائے مدینہ
شہریست پر از نور کہ از عرش جدا نیند
ارواح و ملائک بہ تماشائے مدینہ
چوں نور خدا گشت چوں شمع انجمن افروز
بر عرش برین است تجلائے مدینہ
باغے کہ از ارض و سما گشت معطر
تاباں چو کواکب شدہ گلہائے مدینہ
حوران بہشتی کہ گل باغ جنانند
گشتند بدل بلبل شیدائے مدینہ

شیدائی مدینہ ز دل و جاں بشمارد
خوش تر ز ارم دامن صحرائے مدینہ

گر گلشن فردوس شود مسکنم ای طیش
از دل نرود نگاہ تمنائے مدینہ

غزل ابد

دکھلا دے الٰہی مجھے دیوار مدینہ
مضطر ہی بہت طالب دیدار مدینہ

ہیں خاک نشیں ظل ہما سے نہیں کچھ کام
کافی ہے ہمیں سایۂ دیوار مدینہ

کرتا ہی وہاں نور خدا جلوہ فروزی
کیا زور پہ ہے گرمی بازار مدینہ

اوقات ابد ہند میں ضائع نہ کرو تم
آنکھوں سے چلو جانب دربار مدینہ

غزل رضا

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

آب زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جود شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو

رکن شامی سے مٹی وحشت شام غربت
اب مدینہ کو چلو صبح دل آرا دیکھو

دہوم دیکھی ہے در کعبہ پہ بیتابوں کی
اُن کے مشتاقوں کا بھی حسرت سے تڑپنا دیکھو

مثل پروانہ پھرا کرتے ہیں جس شمع کے گرد

اُسکو دل سوختہ پروانہ یہاں کا دیکھو
خوب آنکھوں سے لگایا ہے غلافِ کعبہ
قصرِ محبوب کے پردہ کا بہی جلوہ دیکھو

واں مطیعوں کا جگر خوف سے پانی پایا
یاں سیہ کاروں کا دامن پہ مچلنا دیکھو

دہو چکا ظلمتِ دل بوسۂ سنگِ اسود
خاک بوسیِ مدینہ کا بہی رتبہ دیکھو

کر چکے رفعتِ کعبہ پہ نظر پروازی
ٹوپی اب تہام کے خاکِ درِ والا دیکھو

حاجیو کعبہ میں تم کوہِ صفا پر دوڑے
رہِ جاناں کے صفا کا بہی تماشا دیکھو

غور سے سُن تو رضا کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے میرے پیارے کا روضہ دیکھو

غزل

رخسار سے برقع کا ذرا پردہ اُٹھا دو
للہ مجھے حُسنِ خداداد دکھا دو

اے ابرِ کرم صدقہ حسینؓ ابن علی کا
پیاسا ہوں مجھے شربتِ دیدار دکھا دو

کاتب سے میرا نامۂ اعمال منگا کر
جتنے عملِ زشت ہوں اُن سب کو مٹا دو

وہ لوگ جو کہلاتے ہیں سگ تیری گلی کے
اُن لوگوں کے دفتر میں میرا نام لکھا دو

دنیا کی بھی اور دین کی بھی اپنے کرم سے
بگڑی ہوئی باتوں کو میری آج بنا دو

میں دور ہوں مجبور ہوں اے سید عالم
دیدار دکھاتے نہیں آواز سنا دو

اب ہند کا رہنا مجھے دوزخ سے نہیں کم
یا شاہ مدینہ میں مجھے اب اپنی ہی جا دو

غزل

خطاب آیا جو خالق کا رسول اللہ کو لاؤ
زمیں سے عرش تک غل تھا رسول اللہ کو لاؤ

سلام انسے کہو جبریل اور دو انکو خوشخبری
تمہیں بھی دینگے ہم رتبا رسول اللہ کو لاؤ

کریں کل انبیا کی وہ امامت آج آ کر
حرم سے جانب اقصیٰ رسول اللہ کو لاؤ

میرا محبوب سوتا ہے تلوے پر اسکے ملو منہ
مگر آہستہ سے جو پکار رسول اللہ کو لاؤ

کہا جبریل نے اٹھو چلو حق نے بلایا ہے
مجھے یہ حکم ہے شاہا رسول کو لاؤ

براق اک خلد سے جبریل لائے پاس حضرت کے
انہیں یہ حکم جب پہنچا رسول اللہ کو لاؤ

ہر اک جبریل سے کہتے تھے معراج میں امشب
خدا کیواسطے اسبار رسول اللہ کو لاؤ

غزل

در پہ جبریل کھڑے ہیں شہ انور جاگو
جاگو محبوب خدا ساقی کوثر جاگو

پیشوائی کیلئے آئے ہیں جبریل امیں
وارث خلد بریں رونق محشر جاگو

تم کو خالق نے بلایا ہے بہ لطف و اکرام
اے مسافر شب معراج کے رہبر جاگو

آئے ہیں حور و ملک در پہ قدمبوسی کو
میرے آقا میرے مولا میرے رہبر جاگو

ملتے جبریل ہیں تلوؤں پہ آنکھیں اپنی
نور حق نور نبی نور پیمبر جاگو

غزل طپش

صد مرحبا صلّ علیٰ نور الہدیٰ فخر زمن — شاہنشہ ارض و سما محبوب رب ذوالمنن

سرو ریاض اصطفا شمشاد باغ ارتضا — بیخ نہالِ اجتبا اصلِ فروعِ پنجتن

تجھ سے زمین و آسماں پائی فروغ جاوداں — تو ہے ثبات دو جہاں فخر زمیں عز زمن

روح تو نور اولیں جسم تو ختم المرسلیں — اے حامیِ روزِ پسیں و ے دافعِ رنج و محن

ای عارج عرشِ بریں وی مہبط روح الامیں — مخدوم جملہ مرسلیں مقبول رب ذوالمنن

شانِ عرب از روئے تو لطف عجم از بوئے تو — رشک ختن گیسوئے تو لعل لبت فخر زمن

یا شافع روز جزا یا کاشفِ سر خدا — یا باعث ارض و سما یا مرجع اہلِ زمن

ہے یہ دعا طپش حزیں ہو جائے جنت کا مکیں — اور دفن ہو تیری قریں جب چھوٹ جائی جسد تن

غزل مسکین

اے سرو خوش رفتار من گاہے نظر بر من فگن
رشک حسینانِ زمن گاہے نظر بر من فگن
محبوب رب ذوالمنن گاہے نظر بر من فگن
بر من فگن بر من فگن گاہے نظر بر من فگن

اے سرورِ والا مکاں اول توئی آخر جہاں
از ذات تست ارض و سما گاہے نظر بر من فگن
نامت محمد مصطفیٰ شانت حبیب کبریا

بہر حسینؑ و ہم حسنؑ گاہے نظر بر من فگن
دارد لبصد عجز التجا سکیں غلامت بیشوا
مولائے من آقائے من گاہے نظر بر من فگن

غزل

بہر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں
رخصت قافلہ کا شور غش سے ہمیں اٹھائے کیوں
سوتے ہیں اُنکے سایہ میں کوئی ہمیں جگائے کیوں
یاد حضور کی قسم غفلت عیش ہے ستم
خوب ہیں قید غم میں ہم کوئی ہمیں اٹھائے کیوں
دلمیں ہے بیش مصطفےٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزا ناز دوا اٹھائے کیوں

غزل

سہرہ ذات کبریا وہ مصطفیٰ یہ ہی تو ہیں
شہرہ ہی جنکا جا بجا وہ مہ لقا یہ ہی تو ہیں
پیغمبروں کے مقتدا دنیا و دیں کے پیشوا
حضرت محمد مصطفیٰ خیر الوریٰ یہ ہی تو ہیں
سو تمیں لیلی کیطرح صحرا میں مجنوں کیطرح
جنت میں طوبی کیطرح رونق فزا یہ ہی تو ہیں
دُرج رسالت کے گہر برج نبوت کے قمر
خالق کے منظور نظر نور خدا یہ ہی تو ہیں
گل میں بشکل رنگ و بو گوہر میں مثل آبرو
دلمیں بسان آرزو جلوہ نما یہ ہی تو ہیں

غزل اشرف

دل آخر میں ہی جان ظاہر باطن اسکو مان
مارے جلوہ ہے اسکی شان من علینا من غفران

حق نے بنایا ہم کو انسان عقل دی اور جسم و جان
شکر ہے اسکا ہر دم آن من علینا بالغفران

تیرے غصہ سے ڈرتے ہیں منت وزاری کرتے ہیں
نام پہ تیرے مرتے ہیں من علینا بالغفران

حق سے لگاؤ اپنا دھیان جسنے بنایا کون و مکان
لوح و قلم جنت رضوان من علینا بالغفران

آمیں کہتے ہیں جن و ملک ساتھ ہمارے ہیں بیشک
شاہد اسکے ارض و فلک من علینا بالغفران

مانگتے تجھ سے ای سبحان حرمت احمد بخش ایمان
اشرف کو دے نورِ جہان من علینا بالغفران

غزل کافی

عرش بریں ایوانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
خلد مرا بستان محمد صلی اللہ علیہ وسلم

وہ سلطاں ہے تمامی رسل کا مولیٰ ہادی جز و کل کا

رحمتِ حق بر جانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

ہیں وہ شفیعِ روزِ محشر ہیں وہ قسیمِ حوضِ کوثر
سب کچھ ہے شایانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

جن و بشر ہیں سب دنیا میں حور و ملک سب اہل سما میں
جاری ہے فیضانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

رحمت عالم اُن کا لقب ہے خلقت آدمؑ انکا سبب ہے
ہے کیا عالی شانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

جان میری کیا جانِ جہاں کی اور بہاریں باغ جناں کی
کیجیے سب قربانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

غرق معاصی زمرۂ عاصی چاہتے ہو گر اپنی خلاصی
چھوڑیو مت دامانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

بہر شفائے درد و مصیبت اور بلائے رنج و فلاکت
کافی ہے دامانِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

غزل فقیر

جن کا مدینہ ہے مقام اُن پہ درود اور سلام
اُن پہ درود اور سلام اُن پہ درود اور سلام

کیا ہی مزے کا ہے وہ نام اُنپہ درود اور سلام
میری طرف سے ہو مدام اُنپہ درود اور سلام

روضۂ مصطفےؐ کے پاس میری زباں سے عرض ہو
لیل و نہار صبح و شام اُن پہ درود اور سلام

ہے یہی میری آرزو عمر ہے میری جس قدر
کہتے ہی کٹتے ہو تمام اُن پہ درود اور سلام

کیا ہی بخیل ہیں کہ جو پڑھتے نہیں درود کو
لے جو کوئی نبیؐ کا نام اُن پہ درود اور سلام

بادِ صبا جو جائے تو مرقدِ مصطفےؐ تلک
میرا یہی عرض کر پیام اُن پہ درود اور سلام

کہہ کے درود اور سلام یہی کہے تو بس فقیر
جو ہیں صحابۂ کرام اُن پہ درود اور سلام

غزل

امام دوراں امام امکاں حبیبِ رحمٰں ہیں غوث اعظمؓ
جہاں کے سلطاں فروغ ایماں چراغِ عرفاں ہیں غوث اعظمؓ

حضور اقدس جناب عالی ہمارے والی ہیں غوث اعظمؓ
بہ تن مقدس بروح انفس کمال عالی ہیں غوث اعظمؓ

بروئے انور بہ خلق خوشتر بمو معنبر بجسم اطہر
بحسن یوسفؑ بہ دم مسیحا بعزم موسیٰؑ ہیں غوث اعظمؓ

بصدق صدیقؓ و عدل فاروقؓ و حلم عثمانؓ و علم حیدرؓ

خدا کی قدرت نبیؐ کی طلعت حسنؓ کی سیرت ہیں غوث اعظمؓ

جمال احمدؐ کمال سرمد بہ زہد بیحد بہ لطف بیعد
بفقر سلطاں کمال یزداں بطون قرآں ہیں غوث اعظمؓ

تراب بغداد کحل چشم گزو فدائی شوند عالم
مزار روضہ پہ جان قرباں کہ جانِ جاناں ہیں غوث اعظمؓ

ثنائے باری ادا ہو کیونکر جو تم سا مرشد دیا ہے ہم کو
مرید پرور شفیع محشر عدو کے خنجر ہیں غوث اعظمؓ

غزل اشرف

ای شافع روزِ جزا ہستی رسولِ رہنما
باشی شفیع پیشِ خدا ای مصطفیٰؐ شاہِ امم

ای حامی درخستگاں ہستی طبیب عاصیاں
غمخوار ما در ہر دو جہاں برباد کن درد و الم

ای صاحب جود و سخا ای دافعِ رنج و بلا
ہر روز و شب خوانم دعا برہاں مرا از رنج و غم

ای دستگیر بیکساں حامی ای سرورِ انجہاں
توفیق کن من ہم عناں آیم کنم از سر قدم

روشن نما تو شمع دیں پُر کن دلی از نور یقیں
سازی مرا از صالحیں ای ماحی کفر و ظلم

صلوٰۃ بر تو از خدا نازل شود صبح و مسا
تا ہست ایں ارض و سما عرش بریں لوح و قلم

ای شافع ہر دو سرا دلخستہ اشرف مبتلا
خواہد ز تو شافی دوا بر حال مسکیں کن کرم

غزل

مصطفیٰؐ شانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہرِ چرخِ نبوت پہ روشن درود
گلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شہریارِ حرم تاجدارِ اُمم
نوبہارِ شفاعت پہ لاکھوں سلام

صاحبِ رجعتِ شمس و شق القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

غزل

دوش پہ رکھے کے گنہ کا بار ہم
یا نبی جی کیسے اُتریں پار ہم

او مسیحا تو ہی کر اسکا علاج
اب دکھائیں کسکو یہ آزار ہم

گو رہیں بھی روح کو ہو گا نہ چین
مر گئے گر حسرت دیدار ہم

قبر میں پوچھینگے جب منکر نکیر
یوں کہینگے عرض سو سو بار ہم

عبد ہیں اُسکے جو ہی معبود حق
اور غلام احمدؐ مختار ہم

غزل

گر سر سے چل کر روضۂ اقدس پہ جائیں ہم
رو رو کے اپنا حال اُنہیں سب سنائیں ہم

اللہ کی قسم جو ملیں ہم کو شاہ دیں
روٹھے بھی ہوں تو عجز کریں اور منائیں ہم

وہ شوق دے خدا کہ مدینہ میں پہنچ کر
دامن کے ٹکڑے کرکے پرزے اڑائیں ہم

جالی پکڑ کے روضۂ اقدس کی بار بار
سب حال دل رسولؐ خدا کو سنائیں ہم

آنکھوں سے اپنی چنگے مدینہ کا خار و خس
زخمِ جگر کے واسطے مرہم بنائیں ہم

غزل احسن

ایجانِ جہاں تا چند تیم دکھلا دے مجھے ٹک اپنی جھلک
یکدم بہ رو دانہ باد مرا تو را چندر اسا مکھ توری بکھری الک
مارا کہ بدرد تمنا ہیت مورے رووت نیناں ہیں بلک بلک
آں زلف سیاہ فروغ رخت جیسے کالی گھٹا دامن کی دمک
تا جلوہ فگند بدیدہ اُمن موہے لاگ کی آگ اُلینو بھیک
یکذار جفا کہ بہ اُلفت تو موہے لاج کی گاگر گئی جو ڈہلک
خوبانہ فگن بر من نظرے تو جائے بکس موری جیا کی تپک
ہر چند کنم تدبیر وے نہیں جات موری ہردی کی کسک
القصہ چو مرغ بریدہ گلو تلپوں کلپوں تم بن کب تک
بگرفتہ متاع دل و دینم موہے کیسے گئے تم بھول بھٹک
یا شاہِ رسل کہ بدرگاہت ہیں سیس دھرے سب جن وملک
لطفے کہ غلام رگت احسن اب جائے پہنچ توری دید تلک

غزل

صبا مدینہ کو گر تو جائے تو سرنگوں سوئے آستاں کر
کہیں جو فرصت ملے سخن کی تو میری حالت کو تو بیاں کر
بپائے تسلیم سر جھکا کر دو دستہ دست دعا اٹھا کر

مرے لبوں کو تو لب بنائے زباں کو اپنی مری زباں کر
جھکا کے سر کو پکڑ کے زانو بہا کے دردو الم کے آنسو
ہزار عجز و نیاز کر کے بیاں مرے دل کی داستاں کر
کہو کہ اے سرورِ دو عالم خدا کے محبوب شاہ اکرم
میں ہوں گرفتار محنت و غم چھڑا کے اس غم سے شادماں کر
مجھے مدینہ میں تم بلا لو جگر سے بارِ الم اٹھا لو
غموں کے پنجہ سے تم چھڑا لو نہ رکھو فرقتمیں نیمجاں کر
تمہارے روضہ پہ گر میں جاؤں دوبارہ حق سے نجات پاؤں
جو دل کی حالت ہو سب سناؤں تمہارے آگے فغاں فغاں کر
عرب کے حضرت ہو آپ والی عجم کے بستاں کی تم ہو مالی
تمہارے در سے گیا نہ خالی جو آیا سائل ہو آستاں کر
غریب سائل ہوں بے نوا ہوں زخیر عاجز ہوں نیمجاں ہوں
کمال کمزور و ناتواں ہوں ضعیف بندہ کو تو جواں کر
خدا کا بندہ ہے گر تو سرور نہ رکھ محبت کسی کی دل پر
مدینہ جا کر بحال مضطر فدا محمدؐ پہ اپنی جاں کر

غزل مخمس

ورد زباں تو رکھ دلا صلّی علیٰ محمدؐ	صلّی علیٰ نبینا صلّی علیٰ محمدؐ
وہ سرِ پاک مصطفیٰ سرِّ خدا ہے سر بسر	نورِ جمالِ کبریا صلّی علیٰ محمدؐ

سر نہ جھکائیں کس طرح جن و ملک بجان و دل ۔ ہے وہ جبین خوشنما صلِّ علیٰ محمدٍ
جلوۂ روئے پاک میں نور خدا کا تھا ظہور ۔ جسنے کہ دیکھا خوش ہوا صلِّ علیٰ محمدٍ
رنگ ملیح آپ کا لیکے عرب سی تا عجم ۔ شور جہاں میں ہے بڑا صلِّ علیٰ محمدٍ
جس نے دیکھا آپکو دیکھکے بس یہی کہا ۔ ایسا ہوا نہ ہووے گا صلِّ علیٰ محمدٍ
ہیں یہی کیوں نہ غش میں آئیں ایک نظر جو دیکھتے ۔ جلوۂ حسن آپ کا صلِّ علیٰ محمدٍ
انبیا اور اولیا پڑھتے نہیں درود کو ۔ کہتا ہے اُنپہ خود خدا صلِّ علیٰ محمدٍ
خاک کو اپنی محسن اب لیکے پہنچ مدینہ کو ۔ روضہ پہ چل کے پڑھ سدا صلِّ علیٰ محمدٍ

غزل

بلکے بلبل ہمنے باغ دہر ڈھونڈا شاخ شاخ ۔ پایا اُسپر نام احمدؐ صاف لکھا شاخ شاخ
پتہ پتہ پر پتا پایا نبیؐ کے نور کا ۔ دیکھا ہمنے جلوہ گر احمدؐ کا جلوہ شاخ شاخ
فیضیاب رنگ و بوئے احمدی ہے سر بسر ۔ پھول جو ہر گلشن دنیا میں پھولا شاخ شاخ
دین احمدؐ کا شجر ایسا شجر سرسبز ہے ۔ جسکا ہر سایہ ہے مثل شاخ طوبیٰ شاخ شاخ
نور حق کے ساتھ تھا نور محمدؐ جلوہ گر ۔ جو شجر پر طور کے موسیٰ نے دیکھا شاخ شاخ

غزل

محبوب خدا عرش پہ پہنچا شب معراج ۔ کیا کھل گیا اُمت کا نصیبا شب معراج
محبوب نظر آیا جو تنہا شب معراج ۔ پردہ سے خدا خود نکل آیا شب معراج
حاصل یہ ہوا آپکو رتبہ شب معراج ۔ اللہ کو ان آنکھوں سے دیکھا شب معراج

مہماں بنے ہوا دین کا سلطان شب معراج — دعوت کا ہوا عرش پہ سامان شب معراج
محبوب خدا منزل مقصود کو پہنچے — طے ہو گیا فرقت کا بیاباں شب معراج
دیکھا جو فرشتوں نے جمال نبوی کو — نظروں سے گرے یوسف کنعاں شب معراج
انساں تو بھلا کیا ہے فرشتے بھی نہ پہنچیں — واں جا کے پھر اک دم میں وہ آیا شب معراج

غزل

آئے کس شان سے کعبہ میں نبیؐ آجکی رات — سر پہ رکھے تاج شفاعت طلبی آجکی رات
آئے ہیں ہاشمی و مطلبی آج کی رات — خوش ہیں سب حور و ملک جن و پری آجکی رات
ہو گئی کعبہ میں خود بت شکنی آجکی رات — آتے ارواح ملائک ہیں سبھی آجکی رات
خاندان نبوی سے ہوا عالم روشن — ایسے پیدا ہوئے عالی نسبی آج کی رات
ہے میری دل کو زیارت کا تمھاری ارماں — شکل دکھلا دو رسولؐ عربی آج کی رات

غزل عالم

جبکہ عالم میں محمدؐ سا پیمبر آیا — زلزلہ خوف سے کسریٰ کے محل پر آیا
ہیں خوشا وقت ہمارا ہے کہ تولد کیوقت — اُمتی اُمتی حضرت کی زباں پر آیا
یا نبیؐ قید مصیبت سے رہائی ہو جائے — میں گناہوں میں گرفتار سراسر آیا
عاصیوں کو نہ رہا خوف قیامت بخدا — خود شفاعت کیلئے شافع محشر آیا
عرش پر آپ چلے بخشش اُمت کیلئے — اوج پر اوج گنہگاروں کا اختر آیا
ایسا رتبہ نہ کسی اور نے پایا عالم — جسکے دروازہ پہ جبرئیلؑ برابر آیا

غزل

عزیزو عالم فانی سے جب اپنا سفر ہو گا
نکل اس ملک سے زیر زمیں جنگل میں گھر ہو گا

اندھیرا تنگ وہ گھر ہے نہ تکیہ اور نہ بستر ہے
مکاں وہ پر خطر ہو گا نہ آنگن اور نہ در ہو گا

نہ جانیں ہم کسے واں ہم کو کوئی جانتی ہے
نہیں پہچان مالک سے کہو کیونکر گذر ہو گا

تم ان باتوں پہ بھولے ہو تو یہ باتیں نہیں اچھا
نیا عالم نیا نقشہ نیا ہے وہ نگر ہو گا

بکو تو کیا ہے اے رمضاں تھو مایوس رحمت سے
ترے سر پر شفیع عاصیاں خیر البشر ہو گا

غزل

اے حبیب خدا مرحبا مرحبا
ہو تم ہی مہ لقا مرحبا مرحبا

کیوں نہ شرمائے مہتاب رخ سے ترے
تو ہے نور خدا مرحبا مرحبا

روئے تاباں ترا دیکھ کر اڑ گیا
کفر کافور سا مرحبا مرحبا

ابن مریم سے آدم تلک جو ہوئے
تجھ پہ سب ہیں فدا مرحبا مرحبا

کیا ثنا ہو تری پتلۂ خاک سے
حق نے خود کی ثنا مرحبا مرحبا

جب اشارہ کیا تو نے انگشت سے
چاند ٹکڑے ہوا مرحبا مرحبا

کس سے مانگوں تمہارے سوا یا نبی
درد دل کی دوا مرحبا مرحبا

عمدہ کحل الجواہر سے سمجھوں ہوں میں
آپ کی خاک پا مرحبا مرحبا

پندرہ سو آدمی تیرے لشکر میں تھے
سب نے پانی پیا مرحبا مرحبا

جلوہ دکھلائیے اپنے بیمار کو
جلد ہووے شفا مرحبا مرحبا

کیوں نہ ہم سب ہوں خوش اے رسول اللہ
تیری امت کیا مرحبا مرحبا

غزل بحر

گلزار مدینہ کی تجھ کو قسم موری اتنی ارج پہنچا دے صبا
کہ میں پہنچوں نبی جی کے زیر قدم یہی آٹھ پہر ہے میری دعا
یہاں اپنے بیگانے کو دیکھ لیا کہ انہیں ہے عادت جور و جفا
جہاں شاہ امم کی ہے رہنے کی جا اسی دیس میں یاں آب و ہوائے وفا
یہی دھیان ہے آٹھ پہر ہر دم وہیں جا کے مروں نہیں خدا کی قسم
نہیں مرنا مدینہ کا جینے سے کم کہ فنا میں بھی وانکی ہے لطف بقا
نہیں ہم کو جلائیگی نار سقر ہوئی عمر گناہوں میں گرچہ بسر
محشر کا نہیں کچھ خوف و خطر میرے حامی ہیں شافع روز جزا
اے بحر چلو اب اصل وطن تو دیکھ چکے تم یاں کا چلن
کرو دیس مدینہ کی سیر چمن نہیں اچھی ہند کی آب و ہوا

غزل نزہت

خوشبوئے مدینہ جو صبا لائے تو اچھا
تسکین دل بیتاب کو فرمائے تو اچھا
یہ عرض خداوند دو عالم سے ہے ہر دم
دم یاد محمد میں نکل جائے تو اچھا
اک بار تصدق سے رسول عربی کے
اللہ مدینہ ہمیں دکھلائے تو اچھا
اس خاک در پاک پہ آنکھوں کو ملوں میں
یہ دل کی تمنا مری بر آئے تو اچھا
نزہت کی یہ ہے عرض گل باغ رسالت
خوشبوئے مدینہ جو صبا لائے تو اچھا

غزل مسکین

اے ترک سوار نوح عرب احمد نگری بتلا جانا
کس رنگ میں ہے وہ حبیب مرا کچھ واکی خبر یالا دینا

رتیاں سگری تلپت بیتو دنہواں بہر دینہ پہکت بیتو
مجھے تجھ بن کل یاں ناہیں پڑت کہیں صورت درس دکھا دینا

ہے رات اندھیری موج کٹھن ندیا میں بہور لہراوت ہے
تم ہی کھیوٹ پیارے محمد ہو موری نیا پار لگا دینا

کیوں آئے تھے ہم کیا کر کے چلے وہ قول و قرار تو بھول گئے
سب ہم تو بگاڑ چلے مولا تم ہی بات ہماری بنا دینا

اعمال کا کاغذ اپنا جو تہا وہ نقش گناہ سے سیاہ ہوا
قرباں تری شان عنایت کے مرے حرف خطا کو مٹا دینا

اب ہند میں یہ مسکین شہا دن رات بڑا گھبراوت ہے
پاس اپنے بلا کے برائے خدا اسے درد جگر کی دوا دینا

غزل

جب کوہ سفرج سے مدینہ نظر آیا	فرحت کے کرامت کا خزینہ نظر آیا
ملتا ہے اسی بات سے بس قرب الہی	کیا قرب خداوند کا زینہ نظر آیا
تعظیم مدینہ کا جو منکر ہے شقی ہے	یہ اسکی شقاوت کا قرینہ نظر آیا

کیا فضلِ مدینہ ہے کہ از فرطِ خجالت
مکہ کے بھی چہرہ پہ پسینہ نظر آیا
صد شکر خدا سنگ درِ پاک جو چوما
پُر نور یہ اپنا رُخ و سینہ نظر آیا

غزل صوفی

بزمِ میلادِ محمدؐ میں جو شامل ہو گا
ہے یقیں مجھکو کہ وہ خلد میں داخل ہو گا
گُلِ رخسارِ محمدؐ کا اگر ہو گا ذکر
باغ میں صلِ علیٰ شورِ عنادل ہو گا
ہر لبِ زخم سے نکلیگا درود اور سلام
آپ کی تیغِ محبت کا جو گھائل ہو گا
میں یہ سمجھونگا کہ آنکھیں بھی تھیں پیدا
جب مدینہ میری آنکھوں کے مقابل ہو گا
جبکہ روضہ کے درختوں کے تلے بیٹھوں گا
غنچہ کی طرح شگفتہ یہ میرا دل ہو گا
ہائے کسدن مجھے روضہ کی زیارت ہوگی
کیوں خدا میرا بھی مقصد کبھی حاصل ہو گا
دل کو اُسوقت قرار آئیگا میرے صوفی
جب مدینہ مری آنکھوں کے مقابل ہو گا

غزل طاہر

یا لیت صبا بمدینتہ اک بار ادھر بھی آجانا
اُس یتیم پیارے محمدؐ کی کچھ سدھ ہمیں بھی سنا جانا
العمر مضت فی دار سقر نہوا میری آہ میں کچھ بھی اثر
نہ تو دیکھا نظر سے تجھے جی بھر نہ ترا کچھ ذکر سنا جانا
مجھ سے نہوا کوئی نیک عمل کل عملی شر و ذلل
ہے عقدہ میرا مالا ینحل میری الجھی تم ہی سلجھا جانا

بگذشت زفکر مکین و مکاں شدہ بیخود و بے سر و بے ساماں
گیا بھول نشاط عیش جہاں ترے عشق کا جیسے مزا جانا

لولاک لما جو خدا نے کہا تری شان یہی حق ہے او ربجا
کرے کون ثنا تری غیر خدا تجھے کس نے خدا کے سوا جانا

تم عرش پہ جا کے خدا سے ملو جو ملک سے نہو وہ کام کرو
تم عالم علم لدنی ہو کچھ تم سے نہیں ہے چھپا جانا

تم ہی رونق باغ رسالت ہو تم ہی گلبن گلشن جنت ہو
تم ہی ابر سحاب عنایت ہو مرے دل کی بھی آگ بجھا جانا

ہر ایک درخت پھلا پھولا پھولوں سے چمن ہے شگفتہ ہوا
پر نخل مراد میرا نہ پھلا یہ غنچہ دل نہ کھلا جانا

دن رات یہہ طاہر بے سر و پا یہی عرض ہی کرتا برائے خدا
قربان ترے اے ماہ لقا کبھی شکل مجھے بھی دکھا جانا

غزل

اے پیک نسیم مبارک دم ذرا ہو لے سے یہاں بھی آجانا
وہ سید یعنی محمدؐ کا کچھ مژدہ مجھے بھی سُنا جانا

کبھی آنا ادھر جو باد صبا تو لے آنا مدینہ سے خاک شفا
وہی صورت سرمئہ ناز و ادا ذرا آنکھوں میں میری لگا جانا

میں تیر فراق محمدؐ کا اسی دور دیار سے زخمی ہوا

اک پھایا مرہم رحمت کا مرے زخم جگر پہ لگا جانا

ترجیع بند

دُرِ یتیم نامِ محمدؐ کا میم ہے
اور حے لوائے حمد ہے حکمِ حکیم ہے
بہر بحر معرفت کا جو یہ خضر میم ہے
دہشت سے دال کی دل کا فرد و نیم ہے

ہر حرف اسم پاک کا دُرِ یتیم ہے
نامِ محمدؐ ہی سے خدا ہی علیم ہے

یہ میم مومنو تمہیں مشکل کشا ہوئی
حے سی کسیکو حیرت کسیکو حیا ہوئی
پھر میم ثانی مجرموں کو رہنما ہوئی
اور دال دردمند و نکو دلکی دوا ہوئی

ہر حرف اسم پاک کا دُرِ یتیم ہے
نامِ محمدؐ ہی سے خدا ہی علیم ہے

اس میم کی قسم دمِ عیسیٰ نے کھائی ہے
حے حافظِ قرآن ہے حکمِ الٰہی ہے
اس میم کی چمک یدِ بیضا میں آئی ہے
اور دال سے مراد ہر اک دل ربائی ہے

ہر حرف اسم پاک کا دُرِ یتیم ہے
نامِ محمدؐ ہی سے خدا ہی علیم ہے

اوصاف نام پاک کی کسطرح ہوں ادا
ہر ایک حرف انکا ہے اعجاز سے بھرا
مقبول ہو وہ نام جو ہے میم سے بنا
مکہ مدینہ مسکن و میلادِ مصطفیٰ

ہر حرف اسم پاک کا دُرِ یتیم ہے
نامِ محمدؐ ہی سے خدا ہی علیم ہے

حرمت جو حا کی چاہئے ہوتی نہیں رقم
حا سے حسنؓ حسینؓ ہیں اور حیدرؓ و حرم
جو نام حرف چاہتے ہیں سب ہیں محترم
حافظ ہے اُن کا عاشقِ محبوب ذی حشم

ہر حرف اسم پاک کا دُرِ یتیم ہے
نامِ محمدؐی سے خدا ہی علیم ہے

میم دوم سے مہر نبوت میں ہے چمک
ہے مہر و ماہ میں بھی اسی میم سے دمک
اس میم سے ہوئے ہیں مشرف سبھی ملک
معراج کی ہے دھوم سما سے ہے تا سمک

ہر حرف اسم پاک کا دُرِ یتیم ہے
نامِ محمدؐی سے خدا ہی علیم ہے

میم محمدؐی سے ملک کو شرف ہوا
میم دوم سے راز ہے معراج کا کھلا
حوروں کا رتبہ حا کی بدولت ہے بڑھا
اور دال سے بنائے دو عالم کو ہے بقا

ہر حرف اسم پاک کا دُرِ یتیم ہے
نامِ محمدی سے خدا ہی علیم ہے

اس میم سے مدینہ کو حاصل ہے افتخار
میم دوم سے مہر نبوت ہے آشکار
حا سے حرم کی ہو گئی حرمت بڑا وقار
دینِ متین نے دال سے پایا ہے بس قرار

ہر حرف اسم پاک کا دُرِ یتیم ہے
نامِ محمدؐ ہی سے خدا ہی علیم ہے

احمدؐ احد میں پردہ اسی میم کا ہوا
میم مشددؔ اسلئے حا دال سے ملا
جا کے جہاں میں حمد کا ڈنکا بجا دیا
ذاتِ احد سے ذاتِ محمدؐ نہیں جدا

ہر حرف اسم پاک کا دُرِ یتیم ہے
نامِ محمدؐ ہی سے خدا ہی علیم ہے

مکتوبی حرف نامِ محمدؐ میں ہیں جو چار
ثابت ہوا انہیں سے ہیں مقبول چار یار
صدیقؓ یارِ غار عمرؓ صاحبِ وقار
عثمانؓ اور حیدرؓ کرار نامدار

ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِّ یتیم ہے
نامِ محمدؐ ہی سے خدا ہی علیم ہے

بس ایک حرف ناموں میں ہر اُنکے منجلی
حضرت عمرؓ کو میم تو حیدرؓ کو حے ملی
عثمانؓ میں بھی میم دوم ہے چمک رہی
اور دال زیب نام میں صدیقؓ کے ہوئی

ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِّ یتیم ہے
نامِ محمدؐ ہی سے خدا ہی علیم ہے

ملفوظی حرف نام کی پانچ اسلئے ہوئے
اُنسے ثبوت پنجتنِ پاک ہو گئے
چاروں صحابہ پانچویں تن آپ خود بنے
پھر کیوں نہ ہر گروہ اُنہیں پنجتن کہے

ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِّ یتیم ہے
نامِ محمدؐ ہی سے خدا ہی علیم ہے

اور یوں بھی پانچ ہوتے ہیں گنلو انہیں ذرا
حضرت حسنؓ حسینؓ علیؓ فاطمہ زہراؓ
جب نامِ پاک انمیں محمدؐ کا مل گیا
اثبات پنجتن کا بس اسطور بھی ہوا

ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِّ یتیم ہے
نامِ محمدؐ ہی سے خدا ہی علیم ہے

تفصیل سُنلو میم سے نامِ محمدؐ کی
حا سے حسنؓ حسینؓ کی ناموں میں مل گئی
میم دوم سے نام ہو امرتضیٰ علیؓ
اور دال سے سمجھ لو کہ ہیں دخترِ نبی

ہر حرف اسمِ پاک کا دُرِّ یتیم ہے
نامِ محمدؐ ہی سے خدا ہی علیم ہے

ترجیع بند

گھیرا غمِ عشقِ شہِ عالی نسبی نے
شاہِ دو جہاں خسروِ والا حسبی نے
محبوبِ خدا سرورِ اُمّیِ لقبی نے
بیچین کیا دل کو مرے مضطربی نے

دل کو مرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکّی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

رنجور کیا مجھ کو تپِ ہجرِ نبیؐ نے
مقبولِ احد قبلۂ حاجت طلبی نے
شاہنشہِ کونین رسولِ عربی نے
سب کام و زباں خشک کئے تشنہ لبی نے

دل کو میرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکّی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

گھیرا الم اُلفتِ ماہِ عجمی نے
سردارِ بنی ہاشم مکّی مدنی نے
پہنچا دے میری خاک صبا تو ہی مدینے
اندوہ جدائی نہیں دیتا مجھے جینے

دل کو میرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکّی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

دیگر

ہوتا ہے ذکرِ خیر رسولِ کرام کا
مجمع ہے طالبانِ ذوی الاحترام کا
حور و ملک کی وقت ہے یہ ازدحام کا
چرچا ہے آمد آمدِ خیر الانام کا

دربارِ عام ہے شہِ عالی مقام کا
چاروں طرف ہے شورِ درود و سلام کا

بیٹھو ادب سے حضرت جبریلؑ آتے ہیں
مہماں سبھی حبیبِ خدا کے بلائے ہیں
حوروں کی جھمگٹ ہیں تو پریوں کی سائی ہیں
اور آپ مصطفیٰ یہاں تشریف لائے ہیں

دربار عام ہے شہ عالی مقام کا
چاروں طرف ہے شور درود و سلام کا

آتی ہیں جوق جوق فلک سے قدسیاں
کہتا کوئی اشارہ سے ہے وہ فلاں مکاں
اک اک سے پوچھتی ہیں کہ میلاد ہے کہاں
دوڑو چلو وہ بیٹھا ہے منبر پہ مدح خواں

دربار عام ہے شہ عالی مقام کا
چاروں طرف ہے شور درود و سلام کا

حاصل ہے رتبہ عرش کا آج اُس زمین کو
رتبہ دیا خدا نے یہ ارباب دین کو
کثرت سے بار ملتا نہیں مرسلین کو
اُٹھ کر ملک بٹھاتے ہیں یاں مومنین کو

دربار عام ہے شہ عالی مقام کا
چاروں طرف ہے شور درود و سلام کا

اس بزم کی ہے عالم بالا تلک خبر
خدام بولتے ہیں کہ نیچی رہے نظر
ارباب انبیا ہیں صف آرا ادھر ادھر
بیٹھے رہو ادب سے جھکائے سب اپنے سر

دربار عام ہے شہ عالی مقام کا
چاروں طرف ہے شور درود و سلام کا

مجمع ہے عاشقانِ محمدؐ کا بےحساب
شہرت کو بھی عطا کرو مداح کا خطاب
در پر کھڑا ہے لینے کو اے مومنو ثواب
حاضر ہے یہ غلام بھی در پہ لئے کتاب

دربار عام ہے شہ عالی مقام کا
چاروں طرف ہے شور درود و سلام کا

ترجیع بند

مرحبا اے شاہ مرسل مرحبا فی مرحبا
مرحبا اے ماہ اکمل مرحبا فی مرحبا
مرحبا سلطان عالم مرحبا فی مرحبا
مرحبا ابجان آدمؑ مرحبا فی مرحبا

مرحبا بک یا محمدؐ مرحبا فی مرحبا
مرحبا جد الحسینی مرحبا فی مرحبا

مرحبا ختم رسالت مرحبا فی مرحبا
مرحبا مہر ہدایت مرحبا فی مرحبا
مرحبا سب کو وسیلے مرحبا فی مرحبا
مرحبا جگ کے رسیلے مرحبا فی مرحبا

مرحبا بک یا محمدؐ مرحبا فی مرحبا
مرحبا جد الحسینی مرحبا فی مرحبا

مرحبا اے ابر رحمت مرحبا فی مرحبا
مرحبا دُرِ نبوت مرحبا فی مرحبا
مرحبا اے دیں کے رہبر مرحبا فی مرحبا
مرحبا اُمت کے رہبر مرحبا فی مرحبا

مرحبا بک یا محمدؐ مرحبا فی مرحبا
مرحبا جد الحسینی مرحبا فی مرحبا

مرحبا ختم پیمبرؐ مرحبا فی مرحبا
مرحبا شافع محشر مرحبا فی مرحبا
مرحبا جنت کے والی مرحبا فی مرحبا
مرحبا اُمت کے والی مرحبا فی مرحبا

مرحبا بک یا محمدؐ مرحبا فی مرحبا
مرحبا جد الحسینی مرحبا فی مرحبا

مخمس

لو خبر جلد مری اے تو رسولِ عربی
تم ہو محبوب خدا سرور عالی نسبی
حشر میں تم سے کہیں گے یہ ولی اور نبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کیا لکھوں حسن کی تعریف تری شاہِ امم
اسی خیر تمیں ہیں سب اہل عرب اہل عجم
کہتے ہیں حضرتِ یوسف بھی یہی کھا کے قسم
من بیدل بجمالِ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بو العجبی

مرتبہ کسکو ہے لولاک کا خالق نے دیا
کس کو یہ قرب دنیٰ اور فتدلیٰ کا ملا
تو شہنشاہِ دو عالم ہے بہ تمکیں یکتا
نسبتے نیست بذاتِ تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

آپ کا رتبہ عالی ہے وہ یا خیر انام
کہ تمہیں حق نے بنایا ہے شہ عرش مقام
بسبب آپکے تازہ ہوا باغ اسلام
نخل بستانِ مدینہ ز تو سرسبز مدام
زاں شدہ شہرہ آفاق بہ شیریں رطبی

سب سے افضل ہے بنایا ترا اللہ نے نور
تو ہی محبوب خداوند جہاں رب غفور
سرنگوں بت ہیں ہوا کفر چھپا قمی کا نور
ذات پاک تو دریں ملک عرب کردہ ظہور
زاں سبب آمدہ قرآں بزبانِ عربی

تیری ہی نور سے پیدا ہوا ارض و افلاک
اور فرمایا تری شان میں حق نے لولاک
اُسجگہ پہنچا تو۔ پہنچے نہ کسیکا ادراک
شب معراج عروج تو گذشت از افلاک

بقائے کہ رسیدی نہ رسید ہیچ نبیؐ

تیرا وہ رتبہ ہے وہ شان ہے یا شاہ اُمم
کسکی طاقت ہو کرے جو ترے اوصاف رقم
بخش للہ خطا میری رسولِ اکرم
نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم

زانکہ نسبت بسگ کوئی تو شد بے ادبی

تو ہے محبوبِ خدا اور ہے عالی تری ذات
دن قیامت کو تری ہاتھ سہو نگی ہے نجات
تشنہ لب ہو کے سب اُس روز کہیں گے یہ بات
ما ہمہ تشنہ لبانیم تو ئی آبِ حیات

لطف فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی

گو ہے اعمال کی شامت سے میرا حال تباہ
ہے مجھے تیری شفاعت کا وسیلہ یا شاہ
مجھکو محشر میں جہنم سے بچانا یا شاہ
عاصیانیم زما نیکی اعمال مخواہ

سوئے من روئے شفاعت بکن از بیبی

عرض کرتا ہے حقیر اب بصد اخلاص دلی
میں ہوں بیمار گنہ کیجئے تداوی میری
ہے دوا میری تری پاس بقولِ سعدی
سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوئے تو قدسی پے درماں طلبی

غزل کیف

ہر چیز میں ہے نور محمدؐ کی ذات کا
پھیلاؤ ایک جز ہے کُل کائنات کا
سہرا اُنہیں کے سر ہے ہماری نجات کا
ٹھرا ہو خاص روزِ جزا دن برات کا
ظاہر نہوتی گر تری نیرنگی جمال
پاتا نہ رنگ روپ چمن کائنات کا
ہم کو سیاہی شبِ ہجراں کا غم نہیں
روشن ہے آفتاب تری التفات کا

آئے جو وہ تو کفر کا اندھیر مٹ گیا
نکلا جو مہر دیں تو اڑا رنگ رات کا

موت آگئی ہے مطیع حیات النبی ہیں وہ
یاں پنجۂ اجل پہ ہے قبضہ حیات کا

رحمت تمہاری منہ سے لگائیگی حشر میں
ماتھے پہ رو سیاہ ہو ٹیکے ٹیکا نجات کا

دست خدا پرست ہی پھوڑا بتوں کا سر
توڑا طلسم لات سے لات و منات کا

اے کیفؔ اُن کا دست کرم عاصیوں پہ ہے
اونچا ہے شاخ جرم سے طرہ نجات کا

غزل

کرم پاکر شفیعِ عاصیاں کا
زمیں بن بن گیا سرِ آسماں کا

لیا جب نام شاہِ دوجہاں کا
لبوں نے ہل کے منہ چوما زباں کا

نہال اُمت کو محشر میں کرے گا
وہ قد بوٹا سا اُس سروِ رواں کا

جسے کہتی ہے دنیا ابر رحمت
وہ دامن ہے شفیعِ عاصیاں کا

مدینہ میں وہ نورِ کبریا ہیں
دبا ہے سرزمیں سے آسماں کا

ہجوم ہے ہوٹ بطحا کی گلی پر
فلک منہ تک رہا ہے آستاں کا

شبِ اسریٰ خداوند جہاں نے
تمہیں بھیدی کیا رازِ نہاں کا

تڑپنے سے جو حاصل ہے تسلی
یہ دل میں غم ہے کس آرام جاں کا

ادھر اک جوش پہ شانِ کریمی
ادھر اک لطف شاہِ دوجہاں کا

غم کونین سے چھوٹی یہ اُمت
یہاں کا غم نہ کچھ کھٹکا وہاں کا

پلادو کیفؔ کو کوثر کے ساقی
کوئی ساغر مئے عشقِ نہاں کا

غزل

میرے نزدیک ہے آفاق کا سردار ہو جانا
غلامانِ غلامِ احمدؐ مختار ہو جانا

یہ قربِ خاص حاصل تھا تو حضرت ہی کو حاصل ہو جانا
کہ گھر بیٹھے خدا کا محرمِ اسرار ہو جانا

شفا اچھی مریضِ غم کہ اُن کا مہرباں ہونا
جو اچھا ہو تو اچھا ہو کے پھر بیمار ہو جانا

دکھا دینا محمدؐ کا کسی دن خواب میں جلوہ
کبھی اے بخت خفتہ تو ذرا بیدار ہو جانا

مرادیں سیکڑوں قربان ایسی نامرادی کے
پسند آیا اُسے اے دل میرا لاچار ہو جانا

مبارک ہو غلامانِ نبیؐ آتے ہیں جنت میں
سنور کر آج اے حور ذرا تیار ہو جانا

مزاجیب ہے کہ خود پوچھیں وہ تیری التجا کیا ہے
خدا کے واسطے بند اے لب اظہار ہو جانا

مذاق دید سے آنکھیں تو ہیں نا آشنا اے جانا
سراپا چشم شوق اے طالب دیدار ہو جانا

ستاتا ہے فشار گور کس صورت سے دیکھیں تو

پسِ مُردن مری تربت پہ تم اک بار ہو جانا
میرا آرام بن جانا ملا کر خاک میں مجھ کو
بدلکر بھیس اے فرقت وصالِ یار ہو جانا
مئے اُلفت اگر پی ہے تو رہنا کیف ہر دم میں
کبھی بیخود کبھی غافل کبھی ہوشیار ہو جانا

دیگر

ہے گرم دو عالم میں بازار محمدؐ کا
کونین میں چلتا ہے دینار محمدؐ کا

محبوب خدا کو تم اور دیکھلو بے پردہ
دشوار ہے اے موسیٰؑ دیدار محمدؐ کا

معراج کی شب کیا تھی خلوت تھی محمدؐ کی
ہنگامۂ محشر ہے دربار محمدؐ کا

اللہ کی بے مرضی کب بات کسی ہو گی
اقرار خدا نکلا اقرار محمدؐ کا

پردہ رخِ انور کا اک پردۂ وحدت ہے
آئینۂ خالق ہے رخسار محمدؐ کا

خلاق دو عالم تو پیار سے ہے محمدؐ پر
اور اُمتِ عاصی پہ ہے پیار محمدؐ کا

جاروب کش اُس در کا اعلیٰ سے بھی اعلیٰ ہے
اچھوں سے بھی اچھا ہے بیمار محمدؐ کا

جسنے کہ اُنہیں جانا اللہ کو پہچانا
دیدار خدا کا ہے دیدار محمدؐ کا

تقریر ہے مستانہ ہے ہاتھ میں پیمانہ
یہ کیف ہے دیوانہ سرشار محمدؐ کا

غزل

جناں میں آشیاں باندھا تو کیا اے مرغِ جاں باندھا

مدینہ کے چمن میں گر نہ تو نے آشیاں باندھا
کبھی مضبوط ہم نے رشتۂ توبہ کہاں باندھا
ادھر توڑا ادھر جوڑا یہاں کھولا وہاں باندھا
وہ گنج ذات احمد کیا ہے یارب کچھ نہیں کھلتا
کہ اک جس کے لئے تو نے طلسم دو جہاں باندھا
مٹے گی گردش قسمت ہماری ایک چکر میں
کبھی چکر جو قصرِ پاک کا اے آسماں باندھا
خدا کا نور اک آنکھوں کے نیچے پھر گیا اے دل
تصور اُس رخ پُر نور کا ہم نے جہاں باندھا
خداوند جہاں نے اپنے بندوں کی شفاعت کا
تمہارے سر پہ سہرا اے شفیعِ عاصیاں باندھا
یہ دالِ اسمِ احمدؐ دال ہے بخشش پہ اُمت کی
کہ اسنے دامنِ رحمت پہ ہے سارا جہاں باندھا
مدد اے سرورِ عالم کہ خود میں نے گناہوں کا
پہاڑ اک سر پہ رکھا پشت پہ بارِ گراں باندھا
نکل جاتا تھا یوں نکلے نظر جسطرح عینک سے
کمر سے اُس سراپا نور نے پٹکا جہاں باندھا
کھلا باب کرامت غیب سے کیفؔ حزیں اُس پر
جھکا کر سر فرا جس نے خیالِ آستاں باندھا

غزل

ہم نے تقدیر سے اللہ کا پیارا پایا — اور پھر اُسکو بھی پایا تو ہمارا پایا
بزم عالم کا تمہیں انجمن آرا پایا — ہم نے ہر چیز میں اک نور تمہارا پایا
کوئی کیا جانے خدا جانی تمہارا پایہ — دونوں عالم میں تمہارا ہی سہارا پایا
سرخروئی ہوئی اُمت کو تمہیں سے حاصل — اس گلستاں کا تمہیں کو چمن آرا پایا
پتہ پتہ پہ لگی دیکھی اسی نام کی مُہر — تنکے تنکے پہ محمدؐ کا اجارا پایا
معصیت کاروں کو حضرت سا ملا شافع حشر — ڈوبنے والوں نے کیا خوب سہارا پایا
چشم رحمت ہمہ تن ہو گئی مصروف اُدھر — جسطرف اُن کی نگاہوں کا اشارا پایا
پاکے ہٹ بخشش اُمت پہ تمہاری حق نے — بخشدینے کے سوا اور نہ چارا پایا
اُنکے ایوان کی ہو عرش سے اونچی کرسی — تم نے دیکھا ہی ہے اے کیف ہمارا پایا

غزل

پسند اور حق کو ہوا ہے نہو گا — جواب آپ کا تو ہوا ہے نہ ہو گا
کلام محمدؐ کلام خدا ہے — کوئی ایسا حق گو ہوا ہے نہو گا
ہوئے آپ پیدا تو یہ شور اُٹھا — ہوا وہ کبھی جو ہوا ہے نہ ہو گا
شہ دوجہاں کو وہ حاصل ہے رتبہ — جو حاصل کسی کو ہوا ہے نہو گا
روشن ہے بس معجزہ آپ کا — کسی سے قمر دو ہوا ہے نہو گا
مریضانِ عشقِ حبیب خدا کا — علاج اے طبیبو ہوا ہے نہو گا

ہوا تیری رحمت سے مایوس کب دل — کبھی مجھ سے یہ تو ہوا ہے نہ ہو گا
خدا خلق کا اُن کی مداح خود ہے — محمدؐ سا خوش خو ہوا ہے نہ ہو گا
مے عشق احمدؐ پیو کیف بیشک — ضرر اس سے تم کو ہوا ہے نہ ہو گا

غزل

ہو بخیر انجام مجھ غمناک کا — نام لیوا ہوں رسولِ پاک کا
خاص پیارا ہے خدائے پاک کا — غمگسار اس اُمت غمناک کا
دامنِ رحمت کی ہے گر آرزو — تھام دامن سید لولاک کا
جسکا شانِ عیب پوشی نام ہے — ہے وہی پردا تری پوشاک کا
جز خطا کچھ اس سی ہو سکتا ہے — جرم کا پتلا ہے پتلا خاک کا
آئینہ ہو کس طرح شانِ نبیؐ — آئینہ پر رنگ ہے ادراک کا
پیار اُمت پر ہے اُن کا عاصیو — پیار جن پر ہے خدائے پاک کا
کیوں نہ ہو ناز اپنی قسمت پر مجھے — اُمتی ہوں سید لولاک کا
بادۂ عشقِ نبی میں چور ہے — کیف بیخود ہے شراب پاک کا

غزل

خدا سے بخشش اُمت کا جو قرار لیا — حضور آپ نے میدان حشر مار لیا
ترے کرم نے سرِ حشر جانکر مزدور — ہمارے سر سے گناہوں کا بوجھ اُتار دیا
ہو وہ حشر میں ہر جرم کار کے حامی — جہاں جسے کوئی مشکل پڑی پکار لیا

بکھرکے حشر کیدن گیسوئی محمدؐ نے
ہمارے بگڑے ہوئے کام کو سنوار لیا
لیا نہ حق سے اس اُمت ذکوئی اور نبیؐ
نبیؐ لیا تو شفیع گناہگار لیا
شبیہہ فضل جو خالق نے کھینچنی چاہی
تو اُسکے بدلے میں نقشہ ترا اُتار لیا
لیا کرم سے میرا نام بارہا اے کیفؔ
جو میں نے نام محمدؐ کا ایکبار لیا

غزل

عجب حسن ہے عالم آرا تمہارا
خدا کر رہا ہے نظارا تمہارا
دو عالم ہوں بیہوش مانند موسٰیؑ
اگر حُسن ہے آشکارا تمہارا
اُدھر آپ ہو جائے رخ مغفرت کا
ذرا بھی جدھر ہو اشارا تمہارا
مہ و مہر ذرہ سے ہیں جس کے آگے
وہ چمکا ہوا ہے ستارا تمہارا
بلالو مجھے پاس اپنے بلالو
نہیں دور رہنا گوارا تمہارا
دو عالم میں ہر ایک یوں کہہ رہا ہی
مجھے یا نبیؐ ہے سہارا تمہارا
تمہارا ہے مردود مردودِ خالق
خدا کا پیارا پیارا تمہارا
سوئے پر بھی نورِ خدا آنکھ میں ہو
دم نزع ہو گر نظارا تمہارا

چلو کیفؔ اب ہند سے سوئے یثرب
یہاں ہو چکا اب گذارا تمہارا

تمام شد